دل کی بات

برسرِ اقتدار آنے والے لوگوں کو یہ بات ہمیشہ پیشِ نظر رکھنی چاہیئے کہ اقتدار قوم کی امانت ہے اور امانت میں خیانت کا نتیجہ ذِلّت و ندامت کے سوا کچھ نہیں ہوتا ۔ برسر اقتدار طبقہ کے ذمّہ صرف اپنا تحفّظ ہی نہیں ہوتا بلکہ پوری قوم کا تحفّظ بھی انہیں کی ذمّہ داری ہے اگر وہ اس ذمّہ داری کو نہیں نباہ سکتے تو کرسیٔ اقتدار اس کے لئے قطعًا موزوں نہیں ہے ۔

پاکستان میں یہ حادثہ ہر بار ہوا کہ اقتدار کی طلب میں رال ٹپکانے والے اور دعدوں کی سیج بچھانے والے جب اقتدار کے سنگھاسن پر براجمان ہوئے تو انہوں نے سب سے بڑا معرکہ جو سر کیا وہ صرف یہ کہ تمام ایسے عناصر جو متقدرین کے ناپسندیدہ تھے انہیں بیک بینی و دو گوش نکال باہر کیا ۔ اور ان خالی کرسیوں پر وہ لوگ سجا دیئے گئے جو پرلے درجہ کے غبی ، خود غرض ، منتقم مزاج ، قومی سوچ سے محروم ، برادری اِزم کے مریض ، متکبّر ، معزور ، غرضیکہ اعلیٰ انسانی رویّوں سے محروم لوگ تھے ۔ جن کی کارکردگی تملّق اور چاپلوسی کے سوا کچھ نہیں ہوتی جب بھی "اکابر اقتدار" سے آمنا سامنا ہوا تو سجی سجائی فائلیں ان کے سامنے رکھ دیں اور ان پر دستخط کرا کے سکھ کا سانس لیتے ان کی آؤ بھگت میں "نورتنی" کردار ادا کرتے اور اپنے عہد کے اکبر کو راضی کر لیتے جاتی دفعہ "حکومتی بزرگوں" نے پوچھا کوئی خاص بات ہو تو بتاؤ ؟ تو یہ "چیکبرے" کرسی نشین فورًا کہتے نہیں جناب سب ٹھیک ہے ہم نے مخالفین کو آپ کے درِ دولت کی دہلیز چومنے پر مجبور کر دیا ہے ۔ حکمران نیک نیت ، قوم پرور اور ملک کی سلامتی اور ترقی کا جذبہ بھی رکھتا ہو تو یہ دُم ہلانے والے اس کو ایسی راہ پر ڈال دیتے ہیں کہ یا تو وہ پھانسی کے تختے پر جھولنے لگتا ہے یا آتشِ یار کے رقصاں شعلوں کی نذر ہو جاتا ہے ۔ حالات اور حکمت و دانش کا تقاضا یہ ہے کہ موجودہ حکمران تحفظِ ذات ، تحفّظِ اقتدار اور تحفّظِ جماعت کے تنگ و تاریک غار سے باہر نکلیں ، اپنی منفی اناؤں کو قربان کریں اور اپنا سب کچھ ملک و ملّت کے لئے وقف کریں پوری ملّتِ اسلامیہ کو ساتھ لے کر چلنے ، آگے بڑھنے اور بلندیوں تک پہنچنے کا عزم کریں ۔ صوبوں اور مرکز کا تصادم ، صوبائی عصبیتیں ، قوموں کے تعصّبات ، ایجنسیوں کا تخریبی کردار ، جنسی انارکی دہشت

دہشت، بے حیائی، فحاشی، مرزائیوں، کمیونسٹوں اور رافضیوں کی دین بیزاری ایسے ابلیسی عوامل سے پاکستان خوف وخطر کی جس بھنور میں اب ہے پہلے کبھی نہ تھا۔ خاکم بدہن اگر اس مرحلہ پر کوئی آفت آن پڑے تو ہم اس کے دفاع، مزاحمت اور سرکوبی کے ہرگز اہل نہیں ہیں۔ پی پی پی کی حکومت پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ تمام مسائل کے حل میں پیش رفت بھی کرے اور شخصی، جماعتی، اور صوبائی حقوق و مراعات میں آئینی اور قومی تقاضوں کو بھی پورا کرے۔

وما علینا الا البلاغ۔

لاتھنوا ولاتحزنوا

وہ جو ربیع الاول میں آیا، اس نے کہا کہ غم اور ناکامی ان کے لیے ہونی چاہیے، جن کے پاس کامیابی و نصرت بخشنے والے کا رشتہ نہیں۔ پر وہ جنھوں نے تمام انسانی اور دنیوی طاقتوں سے سرکشی کر کے صرف خدا کی قدوس طاقت کے ساتھ وفاداری کی اور اس ذات کو اپنا دوست بنا لیا جو ساری خوشیوں کا دینے والا اور تمام کامیابیوں کا سرچشمہ ہے تو وہ کیونکر غمگینی پا سکتے ہیں اور خدا کے دوستوں کے ساتھ اس کی زمین میں کون ہے جو دشمنی کر سکتا ہے؛

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ۔ (محمد: ۱۱)

اس لیے کہ اللہ مومنوں کا دوست اور حامی ہے، مگر جنھوں نے اس سے انکار کیا، ان کے لیے کوئی دوست، حامی اور سازگار نہیں۔

جن پاک روحوں نے خدا کی سچائی اور کلمۂ حق و عدل کی خدمت گزاری کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا، وہ کسی سے نہیں ڈر سکتے۔ البتہ ان کی ہیبت و قہاریت سے دنیا کو ڈرنا چاہیے؛

فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ (آل عمران: ۱۷۵)

دشمنانِ حق کی شیطانی ہیبتوں سے نہ ڈرو، اللہ سے ڈرو اگر فی الحقیقت تم مومن ہو۔

امام المجاہدین مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ